قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ
(اچھی بات کہنا)

اچھی بات میں اچھی نصیحت، اچھا مشورہ، کسی کے تکلیف دہ سوال کو اچھے سے ٹال دینا، نرمی سے بات کرنا، آسان بات کرنا۔

جب کوئی پیسے مانگنے آئے تو اُسے ڈانٹا نہ جائے یا اس سے بدکلامی نہ کی جائے بلکہ اچھی بات کی جائے۔

بعض اوقات کوئی شخص مانگنے آتا ہے اور اس وقت آپ کے پاس نہیں ہوتا یا آپ اس وقت نہیں دے سکتے یا مانگنے والا بار بار آکر پریشان (irritate) کرنے لگتا ہے یا دینے کے بعد بھی مانگنے والا بدتمیزی کرنے لگتا ہے جیسے کہتا ہے کہ "یہ کیا! تم نے مجھے اِتنا ہی دیا"
ایسے حالات میں دینے والا غصے میں آتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ "ایک تو میں مدد کر رہا ہوں تم پر احسان کر رہا ہوں اور الٹا تم ہی مجھ سے بدتمیزی کر رہے ہو"۔ پچھلی آیت میں احسان نہ جتلانے کی بات کی گئی تھی اور دینے والا وہی کر بیٹھتا ہے۔ اسلیے اگر لینے والا اچھی طرح پیش نہیں آرہا ہے پھر بھی ایسے وقت ان سے بھلی بات کرے۔ نرمی سے بات کرے۔
یہ بھی ایک آزمائش ہے کہ بندہ کتنا صبر کرتا ہے۔

وَمَغْفِرَةٌ
(اور معاف کرنا)

اگر کوئی مانگنے والا آجائے، اُسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہے تو اسے عاجزی سے کہہ دینا کہ "معاف کرنا میرے پاس دینے کچھ نہیں ہے"۔ یا کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ مانگنے والے کو دینے کے بعد یا نہ دینے کی وجہ سے وہ بدتمیزی کرنا شروع کرتا ہے تو بھی اُسے معاف کیا جائے۔

الشوریٰ : 43 ← وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ
(البتہ جو شخص صبر کرے اور معاف کردے تو یہ یقیناً بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے)

عام طور پر جب کسی کو دینے کے بعد بھی کوئی بدتمیزی کرتا ہے یا کسی اور طرح سے ستانا شروع کرتا ہے تو دینے والا ہر ایک کے پاس اسکا تبصرہ کرتے رہتا ہے کہ میں نے فلاں کی مدد کی، اسکو اتنا اور اتنا دیا لیکن اُس نے میرا لحاظ نہیں **رکھا**، میرے ساتھ اس نے بُرا کیا۔
ایسا کرنے والا احسان بھی جتلا رہا ہوتا ہے اور غیبت بھی کر رہا ہوتا ہے۔ اس لیے معاف کر دو۔ اُس بات کو ڈھانپ دے۔ اس کا ذکر کسی سے نہ کرے۔

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ أَذًى
([اچھی بات کہنا اور معاف کرنا] اس صدقے سے بہتر ہے جس میں اذیت دی جائے)

اِس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان اِس ڈر سے صدقہ ہی نہ کرے کہ کہیں میں بُری بات نہ کر بیٹھوں اور اگر مانگنے والا بدتمیزی کرے تو میں اسے معاف نہ کر سکوں۔ اور صدقہ ضائع ہو جائیگا تو بہتر یہ ہے کہ میں صدقہ نہ کروں۔ یہ مطلب نہیں ہے اِس کا۔
بخاری: "ہر مسلمان کو صدقہ دینا ضروری ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا 'اے اللہ کے نبیؐ! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟' آپؐ نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کچھ کما کر خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابہؓ نے کہا 'اگر اس کی طاقت نہ ہو؟' فرمایا کہ پھر کسی حاجت مند پریشان حال کی مدد کرے۔ صحابہؓ نے کہا 'اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟' فرمایا 'پھر اچھی بات پر عمل کرے اور بُری باتوں سے پرہیز کرے۔ اس کے لیے یہ بھی صدقہ ہے'"
بخاری: رسولؐ نے فرمایا 'جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی (اگر تھوڑا صدقہ کرکے دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو)۔

وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ
(اور جبکہ اللہ بڑا بے نیاز، بہت بردبار ہے)

غَنِیّ (غ ن ی): (عام عربی زبان میں اسکا معنی مالدار ہے۔)
"وہ ذات جو اپنی ہستی میں بے نیاز ہو اور اسے کسی بھی چیز کے لیے کسی دوسرے کی حاجت نہ ہو" ہر کوئی اسکی محتاج ہو۔

اللہ تعالیٰ کو کسی کے صدقے کی ضرورت نہیں۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔
بخاری: ۔ رسولؐ نے فرمایا "اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ اُسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا جو دن و رات وہ کرتا رہتا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے زمین و آسمان کو اُس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا۔ اِس سارے خرچ نے اس میں کوئی کمی نہیں کی جو اس کے ہاتھ میں ہے..."

جب سے زمین و آسمان اس نے بنایا، وہ خرچ کر رہا ہے اور اس خرچ کرنے سے کچھ بھی کمی نہیں ہوئی۔ وہ سب کو انسانوں، جنوں، جانوروں، پرندوں، فرشتوں کو سبھی کو کھلا پلا رہا ہے پھر بھی کچھ کمی نہیں ہوئی۔ وہ تو بے نیاز ہے، اُسے نہیں ضرورت کہ جب تم اُسے دوگے تو ہی دنیا کا نظام چلے گا اور اگر نہ دوگے تو دنیا کا نظام نہیں چلے گا۔

حَلِيْمٌ (ح ل م): "نفس اور طبیعت پر ایسا ضبط (Control) رکھنا کہ غیظ و غضب کے موقع پر بھڑک نہ اٹھے"۔ یعنی غصہ کا اظہار نہ کرے۔ غصہ پی جائے۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو گناہوں پر فوراً نہیں پکڑتا بلکہ انھیں مہلت دیتا ہے تاکہ وہ توبہ کرکے اللہ کو راضی کر لیں اور منا لیں۔
اللہ سبھی کے گناہوں کے باوجود بھی ان کا رزق نہیں روکتا۔ انھیں فوراً سزا نہیں دیتا۔
اللہ تعالیٰ انھیں مہلت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھی مہلت دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں، جو اللہ اور رسولؐ کا مذاق اڑاتے ہیں، جو قرآن کا مذاق اڑاتے ہیں، جو کفر اور شرک کرتے ہیں اور جو اللہ کو مانتے ہی نہیں۔
اللہ اگر چاہتا تو اِن سب کا رزق (مال، کھانا پینا، اولاد....) روک دیتا۔ لیکن وہ نہیں روکتا۔
فاطر: 45 ← "اور اگر اللہ لوگوں کو انکے اعمال کی وجہ سے پکڑنے لگتا تو زمین پر ایک چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ انکو ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے تو جب ان کا وقت آجائیگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب دیکھ لے گا۔"
وَاللّٰهُ میں "وَ" حالیہ ہو تو "جبکہ اللہ غنی ہے پھر بھی حَلِیم ہے"
غَنِی صفت کے ساتھ حَلِیم لا کر بتایا جا رہا ہے کہ اللہ غنی ہونے کے باوجود حَلِیم (بردبار) بھی ہے تو ہمیں بھی بردبار ہونا چاہیے۔
مانگنے والا اگر بدتمیزی بھی کر رہا ہے تو بھی ہمیں صبر سے کام لینا ہے۔ انھیں ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرنا ہے اور انھیں جھڑکنا نہیں ہے۔

الضحیٰ : ۱۰ ← وَأَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (اور مانگنے والے کو نہ جھڑکئے۔)

اللہ غنی ہے۔ اس نے ہمیں مالدار بنایا ہے۔ اللہ حَلِیم ہے۔ وہ ہم میں بردباری چاہتا ہے۔

آل عمران : 134 ← الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
(وہ لوگ جو خوشحالی اور بدحالی میں [اللہ کے راستے میں] خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔ اور اللہ بھلائی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے)

اِس آیت میں بھی خرچ کرنے کے بعد غصے پر قابو رکھنے اور معاف کرنے کی بات کی گئی۔ کیونکہ اکثر خرچ کرنے والے کے ساتھ ایسے حالات ہو جاتے ہیں۔